

۳۔ شرح : اے دل! تو نے محبوب کے انتظار کو راحت و آسائش کا بہانہ بنا لیا ہے۔ تجھے کس نے اشارہ کیا کہ بستر پر لیٹ رہ اور اسی کے ناز کھینچنے میں عمر بسر کر دے؟ عاشق کو راحت سے کیا واسطہ؟ اس کا کام یہ نہیں کہ بستر پر لیٹ کر آنکھیں دروازے پر لگائے رکھے، اس کا کام یہ ہے کہ آہ و فزاید کرے، صحرا کے چکر لگائے جیب و دامن تارتا کر کے دیوانوں کی طرح پھرے۔ محبوب تک پہنچنا آسان ہے؟ اس شعر میں بھی عمل کا درس دیا گیا ہے۔ کوئی مقصد ہو، وہ جدوجہد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا یہ طریقہ نہیں کہ بستر پر لیٹ گئے اور سمجھ لیا کہ سب کچھ خود بخود حاصل ہو جائے گا۔ یہ منزل انتہائی جانفشانی اور جفاکشی کی ہے، تن آسانوں کو اس میں قدم نہ رکھنا چاہیے۔

۴۔ شرح : اے محبوب! نرگس تجھے حسرت سے تک رہی ہے، گویا یہ بھی میری رقیب بن گئی ہے، لیکن ظاہر ہے کہ اس کا دل بھی اندھا ہے، کیونکہ اس میں شوق و محبت کی جھلک تک موجود نہیں اور اس کی آنکھ بھی اندھی ہے۔ کیونکہ بظاہر آنکھ ہونے کے باوجود وہ نور بصارت سے محروم ہے۔ لہذا اس رقیب سے، جس کے دل اور آنکھ دونوں اندھے ہیں، بالکل بے پروا ہو کر شراب کا ساغر پی جا۔

بہ کوری دل و چشم رقیب بد دعا کے لیے بھی بولتے ہیں اور نظر بد کا اثر دور کرنے کے لیے بھی۔

۵۔ لغات - ودیعت : امانت یعنی کسی شخص کے پاس کوئی چیز حفاظت کی غرض سے رکھ دینا۔

نیام : میان، تلوار وغیرہ کا غلاف۔

شرح : تیرے ناز میرے پاس امانت کے طور پر رہے، میرے زخم جگہ کے پردے نے ان کے لیے میان کا کام دیا۔ اب تو پورا نہیں، بلکہ نصف غمزہ دکھ